رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD. NO. A. 783



مفید نہو تو قیمت واپس

جوب لقمانی

بار عمر جاتی ہے خزان کبھی جو آئیگا
جوانی رخصت جاتی ہے کیسے جیوں تنہا جیکو

[illegible]

روغن لقمانی

[illegible]

طلائے عجیب

[illegible]

طلسمی گولیاں

[illegible]

منگانے کا پتہ :- دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء مسک

[illegible]

روغن طلاء

[illegible]

جوب مسک

[illegible]

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑ چڑھی

[illegible]

اکسیر حیران

[illegible]

طلائے نادر

[illegible]

منیجر دارالتجربات متصل پل خاص لکھنؤ!

سفوف مراد

ہر قسم کی کمزوری کی سستی اور بیماریوں کا بہترین علاج

[illegible]

طلائے مسیحا

[illegible]

جوب حیرت

[illegible]

روغن جنت

[illegible]

جوب جہان شعلام

[illegible]

اکسیر دماغ

[illegible]

سفوف پودینا

[illegible]

سفوف مراد [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ نمبر ۵

مضامین غیر

(جمعہ ۴ فروری ۱۹۲۷ء)

نیا شکنجہ

تا نزاعے نہ باشد بہر ما
حال ما باشد ترا افسانہ پیش

"منتخب منتخب نی روز و سے بروش" کا قانون پیش ہی ہو اس بھی ہو گیا کوئی شک نہیں۔

"ہمارے گھر بیری فرمائیں مینہ ٹیکس کا بھاری پتھر گلے میں گھینگے کی طرح لٹکا۔ بہتر ہے دست شکستہ وبال گردن۔

"خون کرو حالانکہ ہیجے اجرت قصد یعنے رشوت کا بازار گرم ہے۔ اور خریداروں کی قلت نہیں سوائے احباب نیشو ہا کے چندہ دے لیتے ہیں۔ سر تسلیم خم ہے۔ مگر خدا معلوم کیا بات ہے کہ نکاح اور طلاق کی جبری رجسٹری کا ہم سنتے ہی ہر بڑھ کے مسلمان گھے داد فریاد کا غل مچانے۔

"رجمعہ کی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء کو انھون نے ایک جلسہ کیا اور کہا کہ ایسا قانون خلاف شرع ہے اور ہر قسم کی دنی و دنیوی مضرت کا پیش خیمہ ہے"

ڈاکٹر شفاعت احمد خان کوئی ایسے نادان نہیں ہیں جو مضر اور مفید کی اونہیں تمیز نہ ہو۔ اونھون نے تو مقدمہ بازی کی وبا کا ایک مفید علاج تجویز کیا ہے بقول شخصے "انگور لوآمد وہ ترش ہے" روز دوسے صبر کن کہ شیرین گردد پر عمل لازم تھا کیا معنی کہ اونھون نے شیعہ اور سنی مولویون سے پوچھنے پچھنے کے بعد یہ بات چھیڑی ہے۔ کوئی خود رائی نہیں کی۔ اسکے علاوہ آخر وہ ممبر بنے ہیں تو کس لیے۔ کچھ کام کر کے دکھانا ہے۔ جو ممبر قوم کی طرف سے وکیل مطلق ہو کے جاتے اور منھ مین گھنگھنیان بھر کے بیٹھ رہتے ہیں اون پر آوازے تو آوازے

کسے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے اجی فلان شخص تو نرا کنکا ہے لاحول ولا قوۃ۔ بالکل بیکار۔ ابھی ابھی سے پہلے تو دعوے یہ تھا کہ ایوان کونسل میں پہونچتے ہی اگر زلزلہ نہ ڈال دون تو نام بدل ڈالون۔ اب میان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہین "نہ کا مانہ کا جا سنڈل با جا" ع

پیر ستر برآمد و از بود کا سستر خالی

کوئی کہتا ہے واللہ باللہ مسلمانون میں آدمیون کا کال ہے شیخ سعدی کا قول بالکل سچ ہے ع

گل بتاراج رفت و خار بماند
گنج بردا شتند و مار بماند

فلان ممبر صاحب بحالت امیدواری کیسے لمبے چوڑے دعوے کرتے تھے گویا کونسل میں پہونچتے ہی قوم کی ہتکڑیان بیڑیان کاٹ دینگے روگ دھوگ جاتا رہیگا بس یہ منتخب ہوے اور براق بنے۔ براق بنے اور قوم کو معراج ہوئی۔ اب یہ حالت ہے کہ چپ شاہ کے بالکے ہیں نہ منھ سے بولتے ہیں نہ سر سے کھیلتے ہیں اگر قوم نے اخبارون کا ذریعون کی وساطت سے کوئی مسئلہ کونسل تک پہونچانا چاہا تو حضرت خبر نہیں ہوتے کان پر جون نہیں رینگتی۔ اول تو حضرت اردو اخبار دیکھتے نہیں اور اگر کسی دوست نے پرائیوٹ خط مین کچھ لکھا تو آپ کو بقول شاعر ع

اون سے کہتا نہیں لکھ دیجئے نامہ کا جواب
چپکا بیٹھا ہے کبوتر مرا آتو کی طرح

غوہ مار جاتا ہے۔ ہمارے ہندو بھائیون کو دیکھئے وہ کچھ نہیں سہی دل لگی ہی دل لگی مین جو جی چاہتا ہے کہہ لیتے ہیں۔ مثلاً مسٹر رنگا آئر ہیں۔ کام کاج کا شوق تو خیر مگر قول اور شغول انکے مزاج میں ہے۔ اونھون نے اسمبلی کے پہلے اجلاس میں مسلمانون کو ہندوستان سے نکال باہر کرنے کی ایک مضحک تجویز کر ہی دی۔

"چونکہ تمام سمجھدار ہندوؤن کی راے میں کسی ایماندار مسلمان کے لیے ہندوستان میں جگہ نہیں ہے اور چونکہ ایماندار اور مسلمان کے الفاظ اجتماع ضدین ہیں ؟ تجویز مذکور مسل جہ بے معنی ہے مطابقہ مغض ہے تو ہوا کرے مگر بیان لائق و شکر۔ باقی رہے بہتوں کی بھی خاصی دلیل ہے۔ ہمارے مسلمانون میں تو کوئی ایسا بھی نہیں۔

القصہ ہمارے ڈاکٹر شفاعت احمد خان کے مسودہ کی

ممبر یا میڈیکل کی جرح نکاح و طلاق کی رجسٹری کا جو مسئلہ نکالا اوس سے نیا شکنجہ کہنا کچھ زیادہ موزون نہیں جو مفلس نادار قلاش ہے اوسے نکاح کی ضرورت نہیں طلاق مرتوقف ہے وجود نکاح پر لہذا طلاق کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ کیون نکاح کرین۔ دال دلیا جو ملا کھا جیا۔ گو بھی شلجم کے پتے کی ابلی دلیا دھو مین۔ لنگوٹی باندھین اور کھیت کی مینڈ سے پیٹ کے سو رہین اور اگر فاقون مرین تو عروس قبر سے ہمکناری کوئی کم لذت نہیں ہے۔

زیادہ تعداد مسلمانون میں انھین کی ہے۔ اب رہ گئے وہ جو دونو وقت پیٹ بھر کے کھاتے ہیں اونھیں بھی ضرورت نکاح نہیں۔ دو وقت کھانے کی جگہ ایک ہی وقت کی رہ جائیگی ہان دو چار ایسے بھی ہیں جنھیں پلاؤ کے انجرے نے بی شادی کی طرف زبردستی متوجہ کر دیا ہے۔ وہ جہان مولوی کو بلائین گے نقل کھلائینگے کستی دینگے خلعت پہنائینگے وہان رجسٹرار کو بھی بلا لینگے۔ اونھیں کوئی دشواری نہیں۔ اور اگر غربت کی حالت میں کسی کی شامت آئی شادی بیاہ فاقہ مستی سے زور باندھا سستے بیاہ کئے تو بیوی و جہان چلچلاتی دوپہر میں پسینہ بہانے کی اجرت اور لالہ جھمن مل کی سود در سود وہی سکے برتے پر جورو دم مین باندھینگے وہان رجسٹرار کی فیس بھی ادا کرینگے۔ بیکارون اور بھک منگون کا بار دوسرون پر ہے اونکو تاہلی کبھی کھلتا نہیں ایک عزیز کے یہان ڈھیلی دی پیٹ بھر لیا۔ دوسرے دوست کی چند یا سہلائی جورو مل گئی۔ چار گھر زیادہ مانگے رجسٹری کی فیس ادا ہو گئی۔ پھر آخر یہ رونے کا ہے کا ہے۔ یارو اس زمانے مین کونسی چیز رجسٹری سے خالی ہے خط رجسٹری شدہ وی پی پارسل رجسٹری شدہ دستاویز رجسٹری شدہ لڑکا پیدا ہو تو درج رجسٹر کوئی مرے تو درج رجسٹر۔ اسی طرح اگر بی منکوحہ اور میان ناکح درج رجسٹر ہو جائینگے تو کیا غضب ہو گا یا طالق و مطلقہ کی پیشانی پر رجسٹری کی مہر لگ جائیگی تو کیا قیامت ہو گی ہین ہم اسے یہ ایک خیال ہے خدا جھوٹ کرے کہ مولوی لوگ رجسٹری بازی کرا کے منکرست مطلقہ مین رفت

سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ اور اگر ایسا ہے بھی تو بہتر ہوگا کہ مولوی بھی اپنی رجسٹری کرالیں ۔ وہ دن دور نہیں کہ دفع حوائج ضرورت کی بھی رجسٹری ضروری قرار دیجائے ۔ تناول طعام نشست برخاست زکوۃ روزہ حج اعتکاف نماز محفل میلاد مجالس عزا بھی رجسٹری کی زد میں آجائیں ۔ رت جگے ۔ بسم اللہ ۔ چھید ن ۔ گود بھرائی ۔ دودھ بڑھائی ۔ چھٹی ۔ وضع حمل بلکہ حمل کی بھی رجسٹری ہو ۔ منگنی شادی ساچق برات بھی کاغذ پر چڑھے ۔ اور کیا عجب ہے کہ خلوت صحیحہ کا ہر واقعہ بھی تھانے پر لکھوانا پڑے کیونکہ معاملہ خلوت کو مہر کی تنقیص و تکمیل میں بہت دخل ہے ۔

بہر حال رجسٹری کا مسئلہ ہرگز اس قابل نہیں ہے جسپر کوئی ناک بھون چڑھائے ۔ شرع محمدی ہرگز کسی یادداشت کے لکھ لینے کے مخالف نہیں ہے ڈاکٹر صاحب نے بہت اچھا کیا کہ یہ مسئلہ چھیڑ دیا ۔ اس سے اتنا فائدہ ضرور ہے کہ مکر جانے والوں کے لئے تھوڑی سی دشواری پیدا ہوگئی اور حریص وارث جو حلالیوں کو اکثر نہایت کشادہ پیشانی کے ساتھ حرامی بنا دیتے ہیں کامیاب ہوجاتے ہیں ذرا مشکل میں پڑ جائینگے ۔ خواہ اس کامیابی کی وجہ یہ ہو کہ وکلائے شرعی نکاح و منکوحہ موجود نہیں ۔ یا رشوت [illegible] ذریعی فولاد ۔ اون پر اثر کرگئی ہو ۔ ہاں معنی بیشک نیا نکتہ ہے درحقیقت نیا نکتہ ور ڈاکٹر صاحب [illegible] ہے ۔

کہاں محبوب تیرا بلکہ بوسی
الٰہی کچھ نیا [illegible]

قانونی کونسل کی ذکاوت حس

[illegible]

شاپور شاہ ایران نے روم کے بعض شہروں پر چڑھائی کی شہری قلعہ بند ہوگئے شاپور نے محاصرہ کیا ۔ مدتوں گھیرے پڑے رہنے کا نتیجہ کچھ نہ نکلا ۔ قلعہ میں رسد کا سامان کافی تھا ۔ شاپور نے اوٹھا لیا حصار کسی طرح نہ ٹوٹا فوج استطاع واپس ہوئی جس طرح کوسے کہ بے رخی کا ہونہار انشاءاللہ کہنے کے بعد ۔ اتفاق جیسا ہم اگر کوئی آدمی کہ کسی مجازی [illegible] انکا [illegible]

ایک شاہزادی شاپور پر عاشق ہوگئی ۔ آپ جانتے ہیں عشق عرفاؔ کی اصطلاح میں ایک قسم کی نمک حرامی کا نام ہے انسان کو خود غرض بناکے حقوق تربیت والدین اور دیگر لوازم انسانیت سے بے پروا کردیتا ہے ۔ خصوصاً جبکہ وصل حلال کے ارد گرد پابندیوں کا حصار رہے ۔ چنانچہ شہزادی صاحب کی نگاہ شوق نے دیوار حصار میں رخنہ پیدا کیا اور اونہوں نے حق پدری دقوی سے پیٹھ موڑ لی ۔ ایک تیر میں قلعہ کے مخفی راستہ کا



لائیڈ جارج :- میں صاف صاف کہتا ہوں کہ میری قوم کو دولت چینی فتنے کا ذمہ دار ہے ؟

چین :- بڑے میاں کیا تم بہکتے ہو ؟ انگریزوں کی سے کیا ہوتا ہے ۔ اگر تم سچے ہو تو تم ہی تو لوٹ مار بے تمیزی کر رہے ہو ؟

نقشہ باندھ کے دشمن کی فوج میں پھینک دیا ۔ پھیپھے مہم سر ہوگئی ۔ شاپور کے زور بازو سے نہیں بلکہ خود اہل حصار کی نازپروردہ نازنین شاہزادی کے نازک ہاتھوں سے ۔ بہر کرم سے قتل اہل قلعہ کے جس کے عوض میں شاہزادی صاحب کو وصل و ہم بستر ہوا ۔ مگر رات بھر نئی بستر پہ کروٹیں لیتی رہیں ۔ شاپور نے وجہ پوچھی تو کہا کہ تمام شب نیند نہ آئی [illegible] شاپور نے خود سے

دیکھا تو پشت پر برگ گل کے برابر ایک نیل پڑ گیا تھا اور گلاب کی ایک پنکھڑی بستر پر موجود تھی ۔ اللہ تعالیٰ ذکاوت حس ! دانشمند فاتح گھبرا گیا اور نے حکم دیا کہ شاہزادی صاحب کو فنا زار دنیا سے جلدی نیست کردو انکا جسم بہت نازک ہے اور لطیف ہونے کے باوجود روح میں چبھتا ہوگا ۔ آتنی لطافت کا یکجا گھر جیسے نہیں ہوسکتا ۔ ان کے والد مرحوم غضب کے محتاط اور باخبر تھے جنھوں نے آج تک حباب جسم کو ہر صدمہ سے بچایا آج وہ زندہ ہوتے تو انکے بچانے کی تدبیر بتاتے مگر یہاں کسی کو یہ ہنر نہیں معلوم ہے ۔ شاہزادی صاحب اوسی وقت روحانیات کے رجسٹر میں درج ہوگئیں ۔

راوی کہتا ہے کہ وہ تو جان بحق ہوگئیں مگر اپنی ذکاوت حس مالک متحدہ آگرہ و اودھ کی قانونی کونسل کو ہبہ کر گئیں ۔ بھلا اس نازک مزاجی کا کہاں ٹھکانا ہے کہ آنریبل سر سیسل والش قائم مقام چیف جسٹس الہ آباد ہائیکورٹ کے قلم سے ایک سچی بات نکل گئی تو اوسکی خلش قانونی کونسل کے دل میں

ہوئی اور بے طرح ہوئی عجب نہیں کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہو۔ چیف جسٹس صاحب لکھتے ہیں (بالفاظ وکل جرائد)۔

"ایسے مقدمات کے علم سے مجھے رنج ہوا جن میں صوبہ کے محکمۂ عدلیہ کے خدام و وکلا نے عمداً ریسکلٹی کا ارتکاب کیا ہے۔"

اگر ہم عرب ہوتے تو کہتے "واللہ لقد نطق جبرئیل علی لسانہ" (خدا کی قسم جبرئیل امین نے اس حاکم کی زبان سے یہ جملے نکلوائے) اگر ہمیں خدا اختیار دیتا تو ہم کشتگان ریسکلٹی سے چندہ لے کے اس دیباچے کی ایک ایک کاپی حکام کی میز پر رکھوا دیتے اور اس فیاضی میں بایان و بے ایون کا لحاظ نہ کرتے۔ کیا معنی کہ یہ تو ایک نصیحت ہے اور نصیحت کا محتاج ہر فرد بشر ریسکل ہو یا نہ ہو۔ اگر ہمیں موقع ملتا تو یہ الفاظ تانبے کی تختیوں پر کھدوا کے ہر اجلاس پر لٹکوا دیتے اور راقم الحروف کی جگہ سر سیسل والش کا نام نہ لکھتے بلکہ خداوند عالم ... کا مقدس نام کندہ کرتے۔

خداوند عالم کی ذات ہر عیب سے اور جملہ انفعالات سے بری ہے لیکن وہ ریسکلٹی سے راضی نہیں یا بالفاظ دیگر ریسکلٹی نافرمانی اور عدول حکمی ہے جس کا مرتکب ہے کوئی شخص مستحق عقوبت ہوتا ہے۔

پنڈت جگت نرائن جو کہ ویبسٹر ڈکشنری سے جو معنی ریسکلٹی کے لگاتے ہیں وہ زیادہ نرم ہیں یعنی کمینگی بدمعاشی عیاری بے اصولا پن۔ شکسپیر کی ڈکشنری میں اس لفظ کے معنی ہیں۔

"بدمعاشی، دغا بازی، ٹھگائی"

شکسپیر صاحب انگریزی اور اردو کے ماہر تھے جو کچھ انہوں نے تعبیر کی ہے وہ زیادہ صحیح ہونی چاہیے ہم ویبسٹر اور شکسپیر دونوں کے تعبیرات یہاں جمع کریں تو زیادہ مناسب ہے۔ سچ پوچھیے تو جو کچھ بعض کچہریوں میں ریسکل اہلکاران وقت کے ہاتھوں سرزد ہوتا ہے اوس کی تعبیر کے واسطے "ریسکلٹی" کی مختصر اصطلاح کافی نہیں ہے۔

کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیان کیلئے

چیف جسٹس صاحب کی اس عبارت نے کیوں تنہا کونسل کی پیٹھ میں گلاب کی پنکھڑی کا خنجر بھونکا؟ یہ ایک عجیب چیستان ہے۔ وہ غریب یہ نہیں کہتے کہ محکمۂ عدلیہ میں ریسکلٹی ہوتی رہتی ہے بلکہ بعض واقعات سے اونکے شعور کو صدمہ پہونچا۔ یہ صدمہ ایک منصف کے واسطے یقیناً جانکاہ ہونا چاہیے۔ اس لیے سے وہ اپنے وجدان سلیم کو نہ سنبھال رکھ سکے۔ اس میں کسی کا اجارہ ہی کیا ہے بازار کی گالی کوئی کیوں اپنے اوپر لیجائے۔ مگر نہیں سنو چنتامنی۔ پنڈت گوکرن ناتھ مسٹر جگوتی سہائے بیدار پنڈت جگت نرائن بھرگا کی وہی مثل ہوئی "تیر نظر روئی دھنکی جائے میرے ہاں چھیچے" اے کیوں نہ ہو۔

سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے

اون بیڈھنگے سوالات سے جو کہ ۲۹ جنوری کے اجلاس میں آنریبل ہوم ممبر سے کیے گئے معلوم ہوتا ہے گویا حقیقت نعوذ کہ کسی چور کی داڑھی میں چیف جسٹس کے کلمات کا تنکا نکلا اور اوس نے تنکا دکھائے بغیر ممبروں کو ابھارا کہ تابڑ توڑ سوالات سے ہوم ممبر کا ناطقہ تنگ کر کے اس فہرست میں اپنا نام ہونے یا نہ ہونے کا کھوج لگائیں۔ چنتامنی صاحب نے اس فقرے کا حوالہ دے کے ہوم ممبر سے پوچھا۔

"گورنر صاحب نے اس بدزبانی سے عدالتی افسروں اور وکیلوں کو بچانے کے لیے کیا تدارک کیا اور کیا تدارک آئندہ ہوگا؟"

یہ منطقی سوال محض ذکاوت حس کے پیٹ سے نکلا ہے۔ چند مجہول مقدمات چیف جسٹس صاحب کے صدمے کی علت ہیں۔ مگر آپ کے من کی چنتا دیکھیے کہ سوال میں ان مجہول مقدمات یا ان مخصوص ذوات کے ساتھ جن سے مقدمات مذکورہ متعلق ہیں دیگر ناکردہ گناہ وکیلوں اور حاکموں کو سمیٹے لیتے ہیں یا حسب المنطق ابجناسی اور جب ہوم ممبر صاف جواب دیتا ہے کہ صاحب ہر طبقے اور ہر گروہ میں شریر و بدمعاش ہوتے ہیں اور انہیں بدمعاشوں کا اس فقرے میں حوالہ ہے نیک آدمیوں کو اس فقرے سے لگاؤ نہیں تو پھر بھی چپ نہیں ہوتے بلکہ حکومت کی رائے اس حد از ریسکلٹی کے متعلق دریافت فرماتے ہیں (الفاظ منقول از ہمدم یکم فروری)۔

"کیا حکومت نے پراونشیل جوڈیشیل سروس کے متعلق "دیدہ و دانستہ بدمعاشی" کے رائے کے اظہار کو بنظر استحسان دیکھا ہے؟"

وہی مثل ہے "پھر بھی گھوڑے ہیں (ہیں) سے" گویا بذریعہ سنا لقد آپ ہوم ممبر سے قبول کرانا چاہتے تھے کہ یہ ڈیبریٹ ریسکلٹی بعض مقدمات پر نہیں بلکہ گروہ حکام و وکلا پر حکومت کی رائے میں بھی گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہے۔ ابھی تسکین نہیں ہوئی بنا و فاسد علی الفاسد کا دور پھر بھی جاری رہا۔ فرماتے ہیں "کیا حکومت پراونشل جوڈیشل سروس کی اشک شوئی کے لیے کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے؟"

بس اسی فقرے سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ دال میں کالا ہے۔ جیسے کوئی نہ کوئی داڑھی میں تنکے والا آنسو بہاتا حضرت کے پاس پہونچا ہوگا۔ حضرت کے پاس ایسے اشکوں کے لیے رومال نہ تھا یا بھی بند ہو چکا تھا جو دو جیلو ڈال کے قطرات اشک دریا میں بہا دیئے۔ حضرت نے رومال کی خدمت سوال سے لی۔ ہائے جواب ملا تو گریہ افزا۔ ہوم ممبر صاحب نے کہا کہ اس فقرے سے تمام سروس کی بدنامی مسلّم نہیں ہے یہاں ممبر ذکاوت حس نے زور باندھا سفر لے دیگرے غیر مسلّم ہونے پر بھی پوچھ بیٹھے کیا حکومت کتاب کے مصنف سے یہ درخواست کرے گی کہ وہ ازراہ کرم پراونشیل جوڈیشل سروس کے متعلق قابل اعتراض فقرے کو کتاب سے نکال دے۔ افسوس ہم ہوم ممبر نہیں ورنہ کہتے کہ براہ مہربانی ممبر صاحب جوڈیشل سروس کے پاس تشریف لیجائیں اور منصف پر فوجداری مرافعے کرائیں مجرد و وکلا بھی موجود ہیں وہ ابھی طرح "ریسکلٹی" کو "توہین" کی حد میں لانے پر تیار ہیں۔ چیف جسٹس صاحب لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مقدمات میں ریسکلٹی کا ارتکاب کیا وہ لائق ضرب اور عدم بھی ہے۔ آپ ان حضرات کو بھی مدعی بنا دیجیے جن کا علم چیف جسٹس صاحب کو نہیں ہے۔ اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو ... کو شغل کا وقت مفت رائگاں نہ فرمائیے۔ ... مسٹر چنتامنی کے لیے ... مگر کیا کیجیے

نہ ہم ہوم ممبر ہیں نہ ہوم ممبر ہم۔ اونھوں نے دو چار روز ٹھیکا بجا دیا۔ اور مسٹر چنتامنی کو وہ بیٹھے بات میں بات پیدا کرنے والوں کی کمی نہیں چنتامنی بیٹھے تو پنڈت گووند بلبھ پنت تلنگا اسی کا نقش دکھلانے پر آمادہ ہو گئے کہ کیون صاحب تین سال کے اندر کتنے مقدمے مبنی بر ڈلیبریٹ ریکلسنی" ہوئے۔

جواب ملا "گنتی یاد نہیں مگر کئی افسر موقوف کیے گئے"۔ اب پیدا ہوا صاحب چونکہ آپ نے دریافت کیا "ریکلسنی" کی نوعیت کیا تھی۔ مقدمات کی مسلیں طلب نہ ہوئی تھیں اس وجہ سے معاملہ گپ چپ پر ختم ہو گیا۔ ابھی پھر پنڈت گووند بلبھ پنت کی باری آئی۔ آپ نے حکومت کے دریائے علم کی تھاہ لینی چاہی کہ سروس میں کتنی مچھلیاں ایسی ہیں جو پانی گندہ کر رہی ہیں۔ اس سوال کا جواب اون ججوں سے متعلق تھا جنھوں نے اپنی ایمانداری سے دوسروں کی بے ایمانی کا پتا لگایا یعنی نہیں تو پھر کشتگان ریکلسنی کے دل پر ہاتھ رکھ کے جواب طلب کرنا لازم تھا جن پر محکمات عدلیہ میں دن دہاڑے ریکلسنی کا خنجر چرکے لگاتا رہتا ہے۔ بہتر ہوتا کہ ہوم ممبر صاحب جواب نہ دیتے مگر اونھوں نے امید ظاہر فرمائی کہ اب سروس میں ایسے آدمی نہیں ہیں۔ افسوس یہ امید نقش سی پسی اور بودی ہے۔ جس دن محکمہ عدلیہ ایسے افراد سے خالی ہو جائے اوس دن سمجھ لیجیے کہ ظلم کا بازار سونا نظر آئے۔ یہ گنا گھی ہے جیل چل ہرگز نہ ہے۔ شاید ہوم ممبر صاحب بھی زبان کچہری کی طرح کشاکش اثبات سے ڈر گئے اور غالباً اونھوں نے عدم علم کی کیل جواب کی چول میں پہلے ٹھونک دی کہ کونسل مسٹر سیسل واش کے فقرے کی شرح نہ چاہے۔ وہ تھی "ڈلیبریٹ ریکلسنی" ایک تبیج جرم ہے اور ہماری معزز کونسل "خطا پوشی" بے محل ہے کے اقرار سے اس ریکلسنی کی شریک و سہیم ہونا پسند نہیں کرتی لیکن کیا مسٹر چنتامنی اون لوگون میں نہیں ہیں جو اپنی ذہنی قوت کو دھوکا دیں۔ اونھوں نے اپنی الفاظ توضیح مطلب کی درخواست کی "کیا حکومت نہیں جانتی کہ جوڈیشیل سروس میں اس قماش کے افسر ابھی تک موجود ہیں؟" اور پھر ہوم ممبر صاحب کو دنیا با امید قائم کے خلاف یہ کہنا پڑا کہ۔

"ہمین امید ہے کہ اب سروس میں ایسے آدمی نہیں ہیں۔"

یعنی یہ جواب ممبر کا نظر آتا ہے۔ ہوم ممبر صاحب چند لفظ اپنے جواب میں اور بڑھا دیتے تو نقش مربع ہو جاتا یعنی "پس بھی توقع ہے کہ آئندہ کبھی ایسے آدمی سروس میں نہ ہونگے جنھیں سروس سے علحدہ کرنا پڑے"۔

کارکنان قضا و قدر دو فرشتگان صورت گر کے نام ایک یادداشت کونسل کی طرف سے بھیج دی گئی ہے کہ استقرار حمل کے وقت بد فطرتی سے سروس والوں کے دل میں ڈلیبریٹ ریکلسنی کی گنجائش نہ رکھیں ورنہ رہیگا بانس نہ بجیگی بانسلی۔

اہل علم کی اصطلاح میں "حدس" ادنی مرتبہ "کشف" ہے حدس سرعت انتقال ذہنی کا نام ہے مبادی سے مطالب کی طرف۔ "حدسیات" ایسے واقعات ہیں جن میں عقل کا حکم کسی واسطہ کا محتاج نہیں ہوتا مگر نہ معلوم کیسے ہمارے کونسل کے پر مغز زرن کو جن کے افعال و اقوال کسی علمی اصطلاح کے تحت میں نہیں آتے وہ بار بار مطالب کے ادھر سے اچک کر مبادی سوال پر آتے ہیں اور کوئی کچھ نہیں کہتا۔ آنریبل ہوم ممبر صاحب ہیں جو فقیر کے حدسیات میں اپنا واسطہ کونسل کے عقل کا ختم حکم صادر فرماتے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب کرار مشاہدہ کی بنا پر ڈلیبریٹ ریکلسنی کا مشاہدہ فرماتے ہیں یہ اونکا حدس ہے۔ ہوم ممبر صاحب خود جوڈیشل سروس میں داخل نہیں ہیں مگر واسطہ جرم حکومت جانتے ہیں۔ کونسلی ڈکلائے حبس اور کشف حدسی کا نزول جلیل دکھانے کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم اس معزز متقدمہ صائب الرائے چیف جسٹس کے قول کی شرح و تفصیل کریں اور دنیا کی آنکھوں میں جو خاک اس سوال و جواب نے جھونکی ہے اوسے مشاہدات کے بورک لوشن سے دھو دیں۔

یا رو بارہ برس مولانا اودھ پنچ کو اوس زہر کھاتے کا روزنامچہ دیتے گزر گئے جو رشوت سے اکثر کچہریوں میں کھول رکھے ہیں۔ بارہ برس کی کمائی۔ جناب چنتامنی کے حسن ظن پر یا خواہ مخواہ عمومیت بد زبانی کے جانے سے پردہ پوشی پر قربان کر دینے کے یہ معنی ہونگے کہ ہم اس لوٹ کو ملک میں جاری رہنے دیں جس کے وجود کا مشاہدہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ الٹے زبانی کیمروں سے واسطہ پڑ جاتا ہے۔

چیف جسٹس صاحب کے الفاظ کی عبارت یہ ہیں۔

(۱) ایسے مقدمات کا علم ہے۔

(۲) رنج ہوا۔

(۳) جنھیں حکام عدلیہ اور دکھانے۔

(۴) عمداً "ریکلسنی" کا ارتکاب کیا۔ (حیدہ باشمی)۔

پہلی اور دوسری شق کشف حدسی اور لازمہ عدل سے متعلق ہے۔ اگر فیصلہ اور تجویز لکھتے وقت کوئی حاکم یہ حس بھی نہیں رکھتا کہ فریق مقدمہ کے حق میں انصاف ہوا یا نہیں۔ تو وہ اس قابل نہیں کہ معاملات اوسکے سپرد کیے جائیں۔ اوسے ضرور دیکھنا چاہیے کہ انصاف نہیں ہوا تو عمداً یا سہواً۔ عمداً نہیں ہوا تو حاکم مرتکب ہوا یا وکیل۔ پھر یہ جاننے کے بعد کہ حاکم یا وکیل عمداً انصاف کا مخالف ہے ضرور پاک نیت حاکم کو رنج ہوگا۔

تیسری شق مخصوص اشخاص سے تعلق رکھتی ہے جنھوں نے اپنے کردار و گفتار سے اوس عام حسن ظن کو نقصان پہونچایا جو ایک عادل حاکم کی فطرت ثانیہ ہے۔

چوتھی شق میں "ریکلسنی" ایک وسیع المعانی لفظ ہے بقول جان شکسپیر ریکلسنی کے معنی ہیں:-

(۱) حرامزدگی۔ واقعہ جامع و مانع لفظ ہے۔ یعنے وہ صفات جو صحیح النسب کے خلاف شان ہیں۔ کوئی صحیح النسب اگر ان صفات کا قولاً و فعلاً اظہار کرے تو وہ ایک عجیب صحیح النسب ہوگا جو باوجود صحت نسب ورثے ہوا دم کا رکھ کر کے نہ کر سکا۔ حرامزادوں کی کچھ نہ پوچھیے اونکے اوصاف کا احاطہ صرف حضرت ابلیس علیہ اللعنہ کر سکتے ہیں جنکی تربیت حمل سے اس گروہ کا وجود ہوا۔ اگر یہ نہ ہوتے تو حضرت ابلیس لاولد ہی رہ جاتے۔ پھر بھی بعض اوصاف لکھے جاتے ہیں۔

فرض کیجیے ایک شخص وکیل کے پاس گیا اور اوس نے کہا کہ والد صاحب چل بسے کوئی ایک عدد زوجہ ثانیہ اور اوس کے بطن سے کئی نابالغ بچے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ وکیل صاحب نے فرمایا پھر کیا مضائقہ ہے۔ آپ سوتیلی ماں کے نکاح سے انکار کر دو اگر ثابت کر سکے کہ نکاح وکاح نہیں ہوا اور تمہارے والد مرحوم عمر بھر زنا کرتے رہے تو پھر یہ بچون کی میں مرکز حالی ہیں۔

موکل نے یہ مشکل ہے ہزار دس آدمی اس تقریب میں



بحر تخیل میں غوطہ

سب اچھا ہی ہے۔ موتی مونگا جواہرات کیا نہیں ہے؟

افسوس کچھ بھی نہیں یہاں تو بجز کیکڑے گھڑیال مینڈک ہی نظر آتے ہیں!

بحر امید

اوسوقت بھی جبکہ ہر طرف ناامیدی اور مایوسی کی مہیب شکل نظر آرہی ہو فسل کا قدرتی علاج بیماری کا کام کرجاتا ہے اور ڈوبتی ہوئی کشتی حیات کو موت کے گرداب سے نکال کر آرزو اور امیدوں کے سرسبز کنارہ پر جا لگاتا ہے بحر آگ پانی ہو اور کسی شے کا استعمال نہیں اور وہ بھی محض بیرونی [illegible] علاجوں سے کم خرچ اور بے خطر ہے مرض [illegible] اس طریق علاج کی جسقدر کتب اردو میں شائع ہوئی ہیں بحر امید سب سے بہتر اور مکمل کتاب ہے اور اس کے متعلق جسقدر سرٹیفکٹ اور ریویو موصول ہوئے ہیں اگر ان سب کو شائع کیا جائے تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب بنجائے قیمت صرف محصول ڈاک مبلغ [illegible] طب یونانی کی تعلیم اور سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے نہایت سہل قواعد مفت طلب کیجئے

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ [illegible] انسٹی ٹیوٹ میرٹھ

بیڑی

جس خوشبو دار خوش ذائقہ بیڑی کا شہرہ [illegible] نامور [illegible] ہے فوراً منگا کر دیکھئے قیمت [illegible] ایک روپیہ محصول ڈاک [illegible] بذریعہ خط وکتابت طے کیجئے

المشتہر مختار احمد بیڑی مرچنٹ
آہنگات کھدان راج گالکپور
بی۔ این آر

شب عروسی سے پہلے اور شب عروسی کے بعد

[illegible]

دولہا دولہن

[illegible]

مختصر فہرست مضامین یہ ہے

[illegible] سسی	نوجوانوں کی خود غرضی	مواصلت کا بہتر طریقہ	مواصلت کے وقت
[illegible] صحت	مردوں کی نفس پرستی	مواصلت کے نئے طریقے	عاملوں کی حالت
جوش جوانی	عورتوں کے لئے دام محبت	مواصلت کے بعد کی باتیں	عیاشوں کی مواصلت کے طریقے
[illegible] شباب کے ولولے	وہ باتیں جو عورتوں کو مرغوب ہیں	استقرار حمل کی تدبیر	ہوس پرستی کا مزا
[illegible] شباب کی تحریکات	عورت کی تسخیر	حمل سے بچنے کی قدیم صورتیں	[illegible] کے اسباب
[illegible] شباب کی گرم آغوش	[illegible] کی باتیں	حمل سے بچنے کی جدید صورتیں	بدچلن عورتوں سے تعلقات
[illegible] شباب کی	شراب محبت کو دو آتشہ کرنا	مواصلت کو دیر تک قائم رکھنا	بازاری حسن کی خریداری
[illegible] وصال	شوہر سے چھیڑ چھاڑ	[illegible] دوائیں	بازاری عورتوں کی دلفریبی
تمام لذتوں سے بالاتر	چھیڑ چھاڑ میں [illegible]	[illegible] کے ذریعہ سے [illegible]	بازاری عورتوں سے مواصلت
مواصلت کی ضرورت	شب اول میں مواصلت	[illegible] کے ذریعہ سے [illegible]	بازاری عورتوں کی خریداری
مواصلت میں احتیاط	[illegible] سے چھیڑ چھاڑ	[illegible] کی دوسری تدبیر	بازاری عورتوں سے نکاح
مواصلت کا نشہ	مواصلت کے طریقے	مواصلت میں انتہا پسندی	بازاری عورتوں کی مکاری
مواصلت کے اوقات	مواصلت کی تمہید	[illegible] کی ضرورت	بازاری عورتوں سے نکاح کے نتائج
مواصلت میں آزادی	مواصلت کی ابتداء	عیاشوں کی مواصلت	

میاں بیوی

قیمت [illegible]

غیر شادی شدہ نہ منگائیں [illegible]

کتاب کے ابواب یہ ہیں

[illegible]

ملنے کا پتہ: [illegible]

شریک تھے۔ نکاح نامہ پر سیکڑوں دستخط ہیں۔"

وکیل:" بھائی اگر کل مال پر قابض ہونا چاہتے ہو تو اوسکی یہی ترکیب ہے۔ نکاح نامہ پر ہزاروں دستخط ہوں تو ہوا کریں۔ ہمیں تو ایسے گواہ ملنے چاہیئیں جو کہہ دیں کہ یہ عورت اپنے پہلے شوہر کی زندگی میں تمھارے باپ سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ پہلا شوہر مرگیا۔ یہ عورت تمھارے والد پر حرام ہوچکی تھی بغیر حلالہ نکاح ہوا۔ لہذا یہ نکاح بھی ناجائز اور اولاد بھی ناجائز۔"

موکل:" حضرت یہ بھی مشکل ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ عورت بیوہ نہ تھی، کنواری تھی جب والد مرحوم سے عقد ہوا۔ دوسرے ثبوت زنا مشکل ہے۔"

وکیل:" کیا مضائقہ ہے۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ کوئی ہفتاد سالہ بڈھا تمھارا ملاقاتی ہے؟"

موکل:" کئی درجن بڈھے موجود ہیں۔"

وکیل:" اچھا تو ایک نکاح نامہ جعلی بنوالو اور اوس میں اپنی سوتیلی ماں کا عقد اس بڈھے کے ساتھ کرا دو۔ نکاح کی تاریخ تمھارے باپ کے نکاح سے آٹھ مہینے پہلے کی ہو اور اس بڈھے سے گواہی دلوا دو کہ پہلا میرے ساتھ نکاح ہوا تھا مگر آپس میں ان بن ہوگئی میں چلا گیا کربلا۔ بی بی کے والد نے دوسرا نکاح بغیر طلاق حاصل کیے تمھارے والد کے ساتھ کر دیا۔ یہ بڈھا کہے کہ تیس سال کے بعد اب میں عراق سے واپس آیا ہوں۔ کہو یار یہ بھی مشکل ہے؟"

موکل:" نہیں ضرور دیکھئے میں آج ہی بندوبست کرتا ہوں۔"

وکیل:" ارے دلواؤ مشورے کی فیس۔ خواہ مخواہ وقت ضایع کرنا ہمیں نہیں آتا۔ ابھی کہو تو نکاح صحیح شرعی اور اولاد ناجائز ہوجائے یہ تو یاروں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔"

موکل:" بھلا کیونکر؟"

وکیل:" اب یہ بھی بتادیں۔ اچھا سنو کسی ڈاکٹری کو گواہ [illegible] وہ کہہ دے کہ یہ عورت بانجھ بجول شیطان کی نگوڑی ہے۔ ایک آدھ ملا سیانے کو شیشے میں اتار دو وہ گواہی دے کہ سنہ ۱۹۰۲ء سے یہ عورت برابر گنڈے تعویذ لکھواتی رہی کہ چوری چھپے کا بچہ ہی ہو جائے مگر نہ ہوا۔ دو ایک محلے والوں کو گواہی پر آمادہ کرو وہ کہہ دیں کہ یہ لڑکے اس عورت کی مرحومہ بہن کے ہیں۔ یہ عورت پنچ صاحب [illegible]

پہلے تمھارے والد پر اسقدر حاوی تھی کہ اونھوں نے اسکے کہنے سے تمھیں نقصان پہونچانے کے لیے دو لڑکوں کو اپنی اولاد مشہور کر دیا۔"

موکل:" واہ واہ واہ۔ والد مرحوم نے ایک مرتبہ دو لڑکے پرورش کے غرض سے سنگی میں لیے تھے۔ انکے ماں باپوں سے تحریری اقرار نامہ لے لیا تھا کہ پھر وہ پلے پلائے بچے واپس نہ لیں گے۔ یہ دونوں بچپن میں مرگئے۔ انکے ماں باپ بیچارے بھیک مانگتے ہیں۔"

وکیل: چلو بات بن گئی۔ یہی نام اپنے بھائیوں کے رکھو۔ اور اون بھیک منگوں سے دعوے کرا دو۔ ثبوت میں اقرارنامہ پیش ہو جائے بس پھر ہم سمجھ لینگے۔"

لیجیے حضرت مقدمہ تیار۔ موکل کمبخت کی سات پشتوں کو بھی یہ ترکیبیں معلوم نہ ہوئی تھیں۔ خوشی خوشی گھر آیا۔ بشورۂ جناب وکالت مآب تمام ثبوت بہم پہونچائے اور کچہری میں نالش داغ دی۔ نتیجہ کا حال "مسٹر دس ڈلیبرٹ رسیکلٹی" کے ذیل میں معلوم ہوگا مگر بندہ پوچھتا ہے کہ کیا یہ "حرامزادہ پن" نہیں ہے؟ حاکم اگر اس مقدمہ کی تہ تک پہونچ جائے یا اوسے معلوم ہوجائے کہ وکیل صاحب نے اسی متنازعہ جائداد کے پانچ آنے اپنے بھائی کے نام بھی موکل سے حق پیروی میں لکھوالیے ہیں تو وہ ایسے وکیل کو "مسٹر ریسکل" نہ سمجھے!

باقی آئندہ

راقم: فلاسفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"بسخرہ می گیرند"

ہمارے دوست شاہ حامد حسین صاحب سجادہ نشین مزار حضرت مخدوم اذ [illegible] جونپوری کو شکایت ہے کہ لوگ انھیں خواہ مخواہ "سی آئی ڈی" کا گرگا مشہور کرتے ہیں۔ شاہ صاحب ابن سعود پر جہاد کرنے کا مدت سے ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ تہمت اونکے مقاصد مذہبیت کو نقصان پہونچاتی ہے۔ واقعی دنیا ہے بڑی مکار ایسی چالیں چلتی ہے کہ آدمی جان سے بیزار ہوجاتا ہے چنانچہ ایک لڑکی کی ستہبرات کہ روز کسی کہتی تھے کہ دیانتا بی بی

تمھارے باپ بھی عجب چال باز ہیں۔ تم کو ماں کی طرف سے جو تنخواہ اور جائداد ملی ہے چاہتے ہیں کہ سب ہضم کر جائیں۔ جب تو شادی کا کھولے تمھاری شادی کی ہے۔ بیچاری کے زور سے چلنا پھرتا ہے پانی کا چھینٹا پڑا اور گھلا۔ لڑکی نے کہا سچ۔ بڑھیا بولی تمھاری ماں کی اور [illegible] کی قسم اسے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ رات تو سہرے پلنگ پر جب دولھا میاں پاؤں رکھیں تو تم جھک کے انگوٹھا منہ میں رکھ لینا۔ جھوٹ کا معلوم ہو تو کہا جانا۔ لڑکی سے تو یہ کہا۔ لڑکے کو یوں پٹی پڑھائی کہ میاں دولھن تو تم نے چاند سی پائی ہے میں اپنی ایڑی دیکھ کے کہتی ہوں۔ چاند میں میل ہے اوس میں میل نہیں مگر ایک عیب ہے۔ کہہ دوں؟ اچھا ابھی اوسکے رشتے کی (لعنت) دو بجے کون سکے۔ بیت الخلا کے بعد کا نہیں جھک کے فرمایا۔ میاں اوس لڑکی میں کوئی سمایا ہوا ہے۔ کچا گوشت بڑے مزے سے کھاتی ہے۔ کل ہی کا ذکر ہے کہ ایک کو مرا ہوا بچہ جنی یہ بندی خدا کی اوسے چٹ کر گئی۔ سادہ لوحی اور جہالت بڑی بلا ہے۔ دونو تیار ہوئے۔ جب خلوت ہوئی تو میاں نے پلنگ پر پاؤں رکھا دولھن بی بی گھونگھٹ نکالے اشتیاق میں بیٹھی تھیں آزمائش کے لیے منہ کھول کے چکت مارنے پر تھیں۔ دولھا میاں بھی پہلے ہی سے ہوشیار تھے اونھوں نے چکت مارنے کا ارادہ کیا۔ یہ جوتا چھوڑ کے جاگے۔

ابی ٹھہرو، میاں ٹھہرو۔ کہاں جاتے ہو۔ کچھ کہو تو۔ مگر دولھا میاں کس کی سنتے ہیں۔ گھر ہی میں دم لیا۔ وہ تو کہیے بات بالکل جھوٹی تھی۔ چند روز میں صفائی ہوگئی۔ مگر ہمارے شاہ صاحب پر جو فقرہ چست ہوا ہے وہ جب تک ابد قرار پر ختم ہونے والا نہیں۔ یار لوگوں ایک سادہ مزاج نیک نیت کے پیچھے پڑے ہو۔ خدا سے ڈرو۔

"از قضا آئینہ چینی شکست"

"پرانے مال بہ [illegible] حسین" گونا اور آئینہ [illegible] میں [illegible] مقبول ہو [illegible] رنگ لایا [illegible] گزشتہ صدی میں چینی کو [illegible] مقاموں پر قابض ہو بیٹھے۔ اس تیشے سے جو کچھ [illegible]

وہ ہر ایک سیم کا مشترک مال خیال کیا گیا۔ یعنے انفرادی حیثیت سے [illegible] املاک اور اجتماعی حیثیت سے [illegible]۔ انہین اہل یورپ کے ساتھ بے دین جاپان بھی شریک ہو گیا اسلیئے کہ چین کی لاش کو بے جان اسی کے حملے نے باد کرایا تھا ورنہ جبتک جاپانی [illegible] تہین کی تھی سب خیال کرتے تھے کہ حضرت چین پینک مین ہین مرے نہین ہین۔ خیر بات گئی گذری ہوی۔ ہم بارہا کہتے ہین کہ چینی کبھی نہین مرتا۔ مرے تو وہ جسکے جسم مین حوادث قبول کرنے کی صلاحیت ہو۔ آخراب ادھ کروٹ لی۔ اور ناخواندہ مہمانون سے کہا۔ اب چلتے پھرتے نظر آیئے۔ فرمائش ہوی ہی تھی کہ چارہ ہی کیا تھا۔ کھسکنا پڑا۔ مگر تحفظ جان و مال (تجارتی) کے بہانے ہر سمت سے تھوڑی تھوڑی فوجین روانہ ہوی ہین۔ دوسری قومون سے ہمین کوئی غرض نہین۔ ہم تو برطانیہ اور ہندوستان کی چال ڈھال دیکھتے ہین۔ جان خطرے مین ہرگز نہین ہے۔ غریب چینی جیتے [illegible] کی بابرکت جان سے ایک کے عوض ہزار جانین دیتے ہین انسان تو بڑی چیز ہے وہ کسی کتے کو [illegible] "بھی نہ کہینگے۔ رہ گیا مال تو مال کا حال مشترک کنوین کا سا ہے۔ ایک صاحب نے پختہ کنوان بنوایا مالک اور متصرف ہو گیا۔ سال چھ مہینے کے بعد حضرت نے دعوے کیا کہ مینے کنوان بیچا تھا پانی کا ذکر دستاویز مین نہین ہے۔ خریدار سٹ پٹایا۔ قاضی کے یہان حاضر گیا۔ قاضی تھا ہوشیار [illegible] کو حکم دیا کہ بیچاؤ اپنا پانی [illegible] کوین مین پانی رکھنے کا [illegible] گیا ہے۔ سنتے ہین کہ قاضی کے روحانی شاگردون مین جنرل فینگ یوسیانگ اور جنرل [illegible] ہین۔ کنوین کی [illegible] مثل انکے [illegible] ہے اور حریفون سے کہتے ہین بیچاؤ اپنا پانی [illegible] پانی والے کنوین مین اپنا پانی رکھنے کا حق نہین ہے ظاہر ہے کہ جب [illegible] اس پانی سے متعلق ترک نہین چاہتے تو پھر حفاظت کیسی۔ اور [illegible] بات کے واسطے غریب ہندوستانیون کو [illegible] ایک کرنے کی تکلیف کیون دیتے ہین [illegible] ہے کہ یہان تجارت کرنے آپ جاتے ہین وہان حقوق [illegible] جاتے ہین۔ [illegible] ہم غریبون نے [illegible]

ہمیشہ خون بہایا ہے آپ مالک و مختار ہین ہم غریب بیچارے ہین آپ پہلا مصرعہ پڑھتے ہین ؎

از قضا آئینہ چینی شکست

سلامت والا اور کانگریس والے دوسرا مصرعہ پڑھتے ہین ؎

خوب شد سامان خود بینی شکست

یہ ایک عاجزانہ التماس ہے۔ ان لوگون کے احمق ہونے مین کوئی شک نہین جو ابھی [illegible] کے سے رستان ہند کے ہاتھون شکست و ہزیمت اوٹھانا [illegible] گاندھی کے ترک تعاون کا تلو ڈھانے کے بعد چند [illegible] فوجون کی روانگی پر [illegible] کو تماشا دکھاتے ہین۔ یہ بیچارے کیا کیا سکتے ہین۔ انکی تو وہی حالت ہوی کہ ایک تھے آغا بیچارے سوئی مین دھاگا پرو رہے تھے دھاگا تھا نرم کسی طرح ناکے مین سماتا نہ تھا۔ پڑوسن نے کہا آغا "لب لگاؤ" آغا لب لگاکے جو دھاگا نکالتے ہین تو دھاگا ناکے پار ہو گیا۔ اتفاق سے آغا بازار گئے دیکھتے کیا ہین کہ تنگ گلی مین چھکڑا اڑ گیا ہے بیلون نے چھاتی ٹیک دی ہے چھکڑا نہین ہٹتا۔ آغا کو ہمسائی کا نسخہ یاد تھا۔ پکارے :-

"[illegible] لب لگاؤ۔ لب"

تو صاحب ترک تعاون کا لب اس دھاگے کو اب ناکے باہر نہین کر سکتا۔ آپ مطمئن رہیئے۔

اعلیحضرت ہمایونی

ایک تھا شیر اوسکو خوشامدیون نے [illegible] دی تہین اور کہنے لگین "سلطان عالم۔ قربان جاؤن مجرا قبول ہو" میان [illegible] تشریف لائے آداب [illegible] کے بعد عرض کی "کیون ظل اللہ اسوقت مزاج [illegible] کیسا ہے" حضرت [illegible] رہا ہو [illegible] نصیب اعدا [illegible] مزاج ہمایونی کند کیون ہے [illegible] صاحب [illegible] آگاہ ہے۔ دست ادب باندھا سر نیاز جھکایا اور [illegible] ہوے "اعلیحضرت ہمایونی [illegible] رحمت [illegible] تو [illegible] بندگان بارگاہ کے دل پر بہت شاق گذرتی ہے [illegible] خاص کس دن کے لیئے ہین معلوم ہو [illegible] موجود ہے۔ غلامان [illegible] ابھی جاتے ہین اور

دسترخوان آراستہ کرنے کی فکر مین مشغول ہوتے ہین۔ چند دنون مین اعلیحضرت ہمایونی ہٹی کا تھوا بن کے رہ گئے کوئی ہرن قریب ہو کے نکلتا بھی تو حاشیہ آرایان بساط ہمایونی کو حکم ملتا اسے گرفتار کر لاؤ اگر خدام [illegible] غیر حاضر ہوے تو اعلیحضرت نے نگاہ [illegible] شکار کی جانب دیکھا دم ہلائی غراہٹ [illegible] جھکا کے تال گئے۔ آپ جانیے ہرن [illegible] کرتے [illegible] کو کھلوانے۔ رفتہ رفتہ غیر حاضر ہونے لگے۔ [illegible] یہان فاقہ ایک طرف زحمت شکار دوسری طرف عادت مفت خوری تیسری طرف اعلیحضرت ہمایونی ہونے کا دعا چوتھی طرف [illegible] چار [illegible] سے [illegible] گئے۔

یہی حال ہمارے اعلیحضرت ہمایونی شاہ شیر شکار ایران کا ہے۔ یہ حضرت [illegible] شیر [illegible] حاصل [illegible] تعلق [illegible] پیش نظر رہتے [illegible] قائم رہی۔ خوشامدی دشمنان قوم نے دفعتہ اعلیحضرت ہمایونی [illegible] بنا دیا [illegible] "اعلیحضرت ہمایونی" کے لقب سے [illegible] آسمانی ہے۔ اسنے ہزارون آدمیون سے خلعت انسانیت چھینا۔ قریب کی مثال موجود ہے۔ ایک اعلیحضرت ہمایونی [illegible] ہین۔ اور اسی لقب کی بدولت [illegible] پہونچے ہین۔ عقل کہتی ہے کہ ایک اعلیحضرت ہمایونی کے بعد کسی دوسرے اعلیحضرت ہمایونی کی ضرورت نہ تھی [illegible] جلوہ [illegible] ہندوستان [illegible] مسولینی مصطفےٰ کمال [illegible] قوم [illegible] اور قبول [illegible] سالانہ مصارف شاہی کا بار [illegible] تھا۔ ایران مین [illegible] شیرازی [illegible] اعلیحضرت ہمایونی تیار کر کے شکل [illegible] حکومت [illegible] ہے کہ دنیا مین اعلیحضرت ہمایونی کا وجود نہ ہونا چاہیئے [illegible] سردار رضا ہو [illegible] ایسی حالت مین بغاوت [illegible] بلشیوک [illegible] کس طرح [illegible] موجود ہے تو [illegible] کیا صورت بہتر ہو کہ اعلیحضرت ہمایونی [illegible] کرسی [illegible] سردار رضا خان کا لباس [illegible] قرار [illegible] بچائے۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلواے مغز گنجشک

بہ دوا بہی مقوی است و مفرح قلب و دماغ ہے. اعضاے رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں بے نظیر ہے. مثانہ معدہ وجگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے. قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے. ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہے کہ شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ایسی سفنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی مسک ہے بخدا ہے. رعشہ و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ۲۰ خوراک چار روپیہ

مالکم عنبری دواکشتہ خاص الخاص

یہ دوا مجرب بہت مدت سے تیار کیا گیا ہے یہ وہ نسخہ ہے جسکی علاوہ ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف والیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا اب افادۂ خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اجزا اور ادویات سے مثل مشک عنبر وغیرہ میووں کے عرقوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاے رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا کمزوری کو دور کرنیوالا کامل تریاق۔ بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانیوالا اور مسک ہے رقت و رعشہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیالہ مفت

طلاے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی وجہ سے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں اُن کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی اُمید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنیکی نایاب دوا ہے جسکا مثل نظیر نا ممکن ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو صالح اور حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے بحران و حرارت و رقت بدخرابی کی قوت کو دور کرتی ہے مایوسوں اور ناامیدوں کی اُمید کو بر لاتی ہے بڈھوں کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد اور بیروں کے مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاصی افزونی ہو۔ (قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلان مفت طلب فرمایئے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۲ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے چاہے آپ پر بڑھاپے نے کبھی اعضا کو حرکت نہ دینے سے ہضم و قبض کی شکایت اور نیز دیگر بیماریوں کا اندیشہ ہے یا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجئے، جیسا کہ واسطے کتاب میں جو ۴۲ تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب ہمہ وقت یا ہر قسم کے بیماروں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھر بیٹھے ہیں ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بعض بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفت دیکھتے ہوئے بھی بہت پرانے ہیں اسکی قیمت صرف ۱۰ روپیہ رکھی ہے

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت سے ہی فتح

انسانی تمام طاقتوں دماغی، روحانی، اعصابی وغیرہ کا انحصار جسمانی طاقت پر ہے جسمانی طاقت بھی نہیں تو [illegible] طاقتیں اور قوتیں بیکار ہیں [illegible] جسمانی طاقت حاصل کرنے [illegible] کیلئے جاری شدہ تجربات [illegible]

آتنک نگرہ

[illegible] استعمال کریں [illegible] ضعف، خوف [illegible] کمزوری، احتلام [illegible] طاقت و توانائی بخشتی ہیں۔ قیمت [illegible]

پنڈت وید شاستری سنی شنکر گووند جی، جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ۔ اندر چند اینڈ کو۔ چوک۔ لکھنؤ

کشمیری لذت النسا باتصویر

[illegible] کی پہلی کتاب [illegible] تصویر عورت و جانور [illegible] شناخت عورت و مرد کا [illegible] قیمت صرف [illegible]

تعویذ محبت [illegible] معشوق [illegible] تعویذ حب [illegible]

دعا مفید الحبت [illegible]

طلسماتی انگشتری [illegible]

اعجاز زاہدی یا [illegible] صفحات

قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

جہارعیش کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

سدھا سندھو: [illegible] ہیضہ و اسہال [illegible] کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جلدی کا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ر ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے۔

دودروگج کیسری: اپنے دور داد کے جڑسے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا: [illegible] بنانے والی عمدہ دوا قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ براے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

بہار کے سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گرامو فون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ اور گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھر پد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین صدہا آگو نگی دھر پد اور ہوریان اس کتاب مین انہے نقل کی گئی ہین۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم بجا نگی سے کام چلا سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی للعہ فی جلد محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ